رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بید اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اللّٰہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۸ ششماہی ۴ سہ ماہی ۲/۱۲

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

جلد ۲۵	۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جولائی ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے بھی دُعا فرمائی جائے ۔

آج نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات کے سامنے حضرت میر محمد اسحاق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے موجودہ فتنہ کے متعلق تقریر کرتے ہُوئے خلافت کی اہمیت بیان فرمائی ۔

آج بعد نماز مغرب مہمانخانہ میں بصدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم ۔ اے مجلس ارشاد کا جلسہ منعقد ہُوا ۔ جس میں موجودہ فتنہ کے خلاف جناب چوہدری صاحب ۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ۔ جناب ملک غلام فرید صاحب ایم ۔ اے جناب ملک مولا بخش صاحب پریزیڈنٹ سمال ٹاؤن کمیٹی ۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب شملی بی کام بیرسٹر محمد حسن صاحب مارح اور ڈاکٹر محمد شاہ اللہ صاحب نے انگریزی میں تقریریں کیں ۔ آخر میں خلافت سے کامل وابستگی کے متعلق متفقہ طور پر قرارداد منظور کی گئی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نہایت بدقسمت وہ شخص ہے جو ابتلاء کے وقت تباہ ہو جائے

"حقیقی شوق اور ارادت کہ جو لغزش اور ابتلا کے مقابلہ پر کچھ ٹھہر سکے ۔ لاکھوں میں سے کسی ایک کو ہوتا ہے ۔ ورنہ اکثر لوگوں کے دل تھوڑی تھوڑی بات میں بدظنی کی طرف جھک جاتے ہیں ۔ اور پھر پہلے حال سے پچھلا حال ان کا بدتر ہو جاتا ہے ۔ صادق الارادت وہ شخص ہے ۔ کہ جو رابطہ توڑنے کے لئے جلد تر تیار نہ ہو جائے ۔ اور اگر ایسا شخص جس پر ارادت ہو ۔ کبھی کسی فسق اور معصیت میں مبتلا نظر آئے یا کسی اور قسم کا ظلم اور تعدی اس کے ہاتھ سے ظاہر ہوتا دیکھے ۔ یا کچھ اسباب اور اشیاء منہیات کے اس کے مکان پر موجود پائے ۔ تو جلد تر اپنے جامہ سے باہر نہ آئے ۔ اور اپنی دیرینہ خدمت اور ارادت کو ایک ساعت میں برباد نہ کرے ۔ بلکہ یقیناً دل میں سمجھے ۔ کہ یہ ایک ابتلا ہے ۔ کہ جو میرے لئے پیش آیا ۔ اور اپنی ارادت اور عقیدت میں ایک ذرہ فتور پیدا نہ کرے ۔ اور کوئی اعتراض پیش نہ کرے ۔ اور خدا سے چاہے ۔ کہ اس کو اس ابتلا سے نجات بخشے ۔ اور اگر ایسا نہیں ۔ تو پھر کسی نہ کسی وقت اس کے لئے ٹھوکر در پیش ہے ۔ جن پر خدا کی نظر لطف ہے ۔ ان کو خدا نے ایک مشرب پر نہیں رکھا ۔ بعض کو کوئی مشرب بخشا ۔ اور بعض کو کوئی ۔ اور ان لوگوں میں ایسے بھی مشرب ہیں ۔ کہ جو ظاہری علماء کی سمجھ سے بہت دُور ہیں ۔ حضرت موسیٰ جیسے اولوالعزم مرسل خضر کے کاموں کو دیکھ کر سراسیمہ اور حیران ہُوئے اور ہر چند وعدہ بھی کیا ۔ کہ میں اعتراض نہیں کرونگا ۔ پر جوشِ شریعت سے اعتراض کر بیٹھے اور وہ اپنے حال میں معذور تھے ۔ اور خضر اپنے حال میں معذور تھا ۔ غرض اس مشرب کے لوگوں کی خدمت میں ارادت کے ساتھ آنا آسان امر ہے مگر ارادت کو سلامت لے جانا مشکل ہے ۔ بات یہ ہے ۔ کہ خدا کو ہر ایک زائر کی آزمائش منظور ہوتی ہے ۔ اور بعض کا ابتلا منظور ہے ۔ تا وہ ان پر ان کی چھپی ہوئی بیماریاں ظاہر کرے ۔ سو نہایت بدقسمت وہ شخص ہے ۔ کہ جو اس ابتلا کے وقت تباہ ہو جائے ۔ کاش اگر وہ دُور کا دُور ہی رہتا ۔ تو اس کے لئے اچھا ہوتا ۔" (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۳-۲۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب کے خواب

(۱)

۲۹ اور ۳۰ جون کی درمیانی شب خواب میں دیکھا کہ خاکسار مسجد مبارک کی جنوبی جانب سے گزر رہا ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری عبدالرحیم کی دوکان کے دائیں جانب سیڑھیوں پر بیٹھے ہیں۔ اور ایک اور شخص جو انکا مدمقابل ہے۔ وہ غلام رسول صاحب پٹھان کی سابقہ دوکان کے مشرق کی جانب دو تین گز پر بیٹھا ہے۔ خاکسار نے مدمقابل والے کی طرف تو التفات نہ کیا البتہ پوری توجہ سے شیخ عبدالرحمن مصری کو دیکھا۔ تو خاکسار نے ان کو یہ کہتے سنا کہ یہ مقابلہ ایسا ہے۔ جیسے تحریر اور تقریر ایک سے بڑھ کر مزدوری ہے۔ بعد ازاں آنکھ کھل گئی

خاکسار صدرالدین متعلم جامعہ قادیان

(۲)

میں نے دیکھا کہ شیخ عبدالرحمن صاحب مصری ریتی چھلے میں جا رہے ہیں انہوں نے یکدم شور مچا دیا ہے۔ کہ چور مجھے لوٹنے لگے ہیں۔ یہ شور سنکر میری آنکھ کھل گئی ؎

خاکسار رحیم اللہ قادیان

(۳)

میری اہلیہ نے عرصہ ہؤا خواب دیکھا تھا۔ کہ مسجد نور کے متصل چاہ پر ایک بھاری جماعت کپڑے دھو رہی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بھی اس جگہ موجود ہیں۔ اس مجمع میں تین چندر بھی ہیں۔ میں تعجب سے پوچھتی ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندر کیوں رکھے ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی ؎

آج منافقین کے اخراج پر یہ راز کھلا کہ ایسے لوگ جماعت میں موجود تھے۔ جب کہ ایک بھائی نے قبل ازیں خواب دیکھا۔ کہ جلسہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر کے وقت ایک شخص حضور کا مونہہ چڑا رہا تھا ؎ خاکسار۔ کرم الٰہی اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

(۴)

ان ایام میں جب احرار کی ریشہ دوانیاں قادیان میں زوروں پر تھیں میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اختر صاحب جو محکمہ ریلوے میں سٹاف وارڈن کے عہدہ پر ہیں کہتے ہیں اب فسادات احرار ختم ہو چکے ہیں۔ اب جو کوئی قادیان آئے۔ صرف تھانہ میں یہ رپورٹ لکھوا دے۔ کہ میں عمر کی رعیت ہوں اور بس۔ گویا مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی حضرت عمر ہیں۔

خاکسار محمد شریف خان قادیان

(۵)

خواب میں میں نے دیکھا کہ حضور ایک مکان کے قریب ایک ہاتھی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور میں پاس کھڑا ہوں۔ ہاتھی بالکل سفید ریشم کی طرح کا ہے اور حضور کی ریش مبارک بھی بالکل سفید ہے۔ اور سر مبارک کے بال بھی سفید اور چہرۂ مبارک سے نور کی شعاعیں نکل رہی ہیں۔ اور چہرہ اس قدر منور ہے۔ کہ میں اسے دیکھ کر دل میں بہت ہی راحت محسوس کر رہا ہوں اور خدا کا شکر بجا لا رہا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی ؎

(۶)

پھر خواب میں دیکھا کہ میرے پاس میری چارپائی پر سید سردار شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم لیٹے ہوئے ہیں اور میں پاس بیٹھا ہوں۔ میں نے شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر بڑا ہی فضل کیا ہے۔ کہ اس نے منافقین کو ظاہر فرما دیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہے۔ کہ میں نے ہی منافقین کو بہت جلد ظاہر کیا ہے اور یہ کہ میرا غضب عنقریب ان منافقین پر نازل ہوگا۔ اور میں اس فتنہ کو جلد دنیا سے مٹا دوں گا۔ اور جو کوئی بھی میرے خلیفہ کے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ اسے تباہ و برباد کر دوں گا ؎

خاکسار عبدالرحیم بٹ از جہلم

امانت ذاتی کی طرف احباب توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا۔ کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثل تعمیر مکان۔ خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو۔ اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کی فوری ضرورت نہ ہو۔ ان کو چاہیئے کہ بجائے اپنے پاس یا اپنے طور پر ڈاکخانہ یا بنک وغیرہ میں جمع رکھنے کے ایسے روپے کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور ذاتی امانت جمع کرا دیں یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو واپس لیا جا سکتا ہے۔

پھر فرمایا "یہ بہت معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ مگر اس طرح سے صدر انجمن کی امانت میں دس پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا نہ ہؤا تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں بلکہ یہ سمجھوں گا کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی"۔ اس وقت تک تین سو کے قریب دوستوں نے نئے حسابات کھلوائے ہیں۔ اور اپنا فالتو روپیہ صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں داخل کروا دیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ ابھی سینکڑوں دوست ایسے ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ پس احباب کو چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی مدد کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے اس آسان طریق پر خود بھی عمل کریں اور دوسرے دوستوں کے علم میں بھی لائیں۔ اور انہیں اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں ؎ ناظر بیت المال قادیان

انسپکٹر تعلیم و تربیت کے دورہ کا پروگرام

مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل انسپکٹر تعلیم و تربیت نظارت ہذا کی ہدایات کے ماتحت ۱۴ جولائی ۱۹۳۷ء کو جالندھر ڈویژن کے اضلاع کی بعض احمدیہ جماعتوں میں دورہ کے لئے جا رہے ہیں سب سے پہلے ضلع ہوشیارپور میں جائیں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہوگا ؎ ناظر تعلیم و تربیت

(۱) ٹانڈہ (۲) عالم پور (۳) جہت پور۔	۱۴ جولائی تا ۱۸ جولائی
(۱) اجیبر (۲) منڈیالی (۳) سرشت پور (۴) بہرم پور۔	۱۹ جولائی تا ۲۷ جولائی
(۱) پھمبیاں (۲) شام چوراسی۔	۲۸ جولائی تا ۳۱ جولائی
(۱) مٹھیانہ (۲) پھگلانہ (۳) اہرانہ (۴) ہوشیارپور	یکم اگست تا ۸ اگست
(۱) ماہل پور (۲) پنام (۳) لنگڑوعہ	۹ اگست تا ۱۳ اگست
(۱) سڑوعہ (۲) بیگم پور	۱۴ اگست تا ۱۸ اگست
(۱) کاٹھ گڑھ (۲) حسن پور (۳) سجووال	۱۹ اگست تا ۲۴ اگست
(۱) بلاچور	۲۵ - ۲۶ اگست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۶ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ

کانگرس کا حکومت سے تعاون اور جمعیۃ العلماء

اس میں شک نہیں۔ کہ کانگرس نے عُہدے قبول کرنے کا فیصلہ کرکے اپنے اوپر بہت بڑا انقلاب وارد کیا ہے۔ کُجا تو یہ کہ کانگرس کونسلوں اور اسمبلی میں جانا بھی جائز نہ سمجھتی تھی اور کجا یہ کہ عُہدے قبول کرکے کانگرسی اسی حکومت کے اعضاء بن گئے جس کو مٹانا اپنا فرض بتاتے تھے۔ انفرادی طور پر نہایت دلچسپ مثالیں رونما ہو رہی ہیں۔ سنہ ۱۹۲۲ء میں کانگرس کا جو اجلاس گیا میں ہوا۔ اس میں دیش بندھو داس نے جو اجلاس کے صدر بھی تھے۔ کونسلوں میں جانے کے حق میں زور دار تقریر کی۔ لیکن گاندھی پارٹی کے لیڈر راج گوپال آچاریہ نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور آخر کثرت رائے سے یہ تجویز گر گئی لیکن آج وُہی راج گوپال صاحب حکومت مدراس میں وزیر اعظم کا عُہدہ سنبھالتے ہُوئے وزارت مرتب کر رہے ہیں۔

یہ کوئی معمولی انقلاب نہیں لیکن سیاسیات سے متعلق ہے۔ اور وہ لوگ اس کے مرتکب ہُوئے ہیں۔ جو صرف میدانِ سیاست کے ہی شاہسوار کہلاتے ہیں۔ مذہبی معاملات میں انہوں نے کبھی دخل دیا۔ اور نہ اپنے آپ مذہبی راہ نما اور لیڈر سمجھتے ہیں۔ وجُود اس کے مسلمان اخبارات ان پر بڑی سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اور ایک معاصر نے تو یہاں تک لکھا ہے۔ کہ کانگرسی ہندو ہمیشہ اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ پہلے پہل تو وہ شیر کی سی دھاڑ مارتے ہیں۔ کہ وائسریگل لاج سے لے کر ڈاؤننگ سٹریٹ تک زلزلہ آجاتا ہے۔ لیکن آخر میں چپ چاپ دُم دبا کر سیدھے ہو لیتے ہیں۔ پھر نہ شرم آتی ہے۔ نہ موت!"

لیکن تعجب کا مقام یہ ہے۔ کہ ہندو سیاسی لیڈروں پر اس قدر کڑی نکتہ چینی کرنے والے مسلمان اخبارات ان علماء کا ذکر تک نہیں کرتے جنہوں نے اوّل تو ہر اس بات کو جسے گاندھی جی نے پیش کیا۔ اسلام کی تعلیم قرار دے کر اس کی حمایت میں فتوے دیا۔ اور پھر خود ہی اس فتوی کو رد کرکے اپنے ہاتھوں اسلام کی تحقیر کی۔ مثلاً کونسلوں میں داخلہ اور حکومت سے تعاون کو جمعیۃ العلماء ہند دہلی نے از رُوئے اسلام ناجائز اور ناروا قرار دیا۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کو سخت گناہ گار بتایا۔ لیکن جب سے انہوں نے کانگرس کا رجحان حکومت سے تعاون کے متعلق دیکھا۔ وُہ بھی اسی طرف مائل ہو گئے۔ چنانچہ گزشتہ انتخاب کے دوران میں انہوں نے بعض لوگوں کو کامیاب بنانے کی کوشش کی۔ اور اب جبکہ کانگرس یہ فیصلہ کر چکی ہے۔ تو نہ صرف یہ امید نہیں۔ کہ جمعیۃ العلماء دہلی اپنے پہلے فیصلہ پر قائم رہے گی۔ بلکہ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ وہ اپنے منظورِ نظر اصحاب کو وزارتوں میں داخل کرنے کی بھی کوشش کرے۔

اس وقت اس جمعیۃ العلماء سے مسلمانوں کو یہ پوچھنا چاہیئے۔ کہ آپ نے شریعتِ اسلام کے اجارہ دار بن کر جو یہ فتوے دیا تھا۔ کہ انگریزی حکومت سے تعاون از رُوئے اسلام منع ہے اور کونسلوں میں داخلہ حرام۔ وُہ اب کیونکر جائز ہو گیا۔ اور کیا اس طرح آپ لوگوں نے اسلام کو بازیچۂ اطفال نہیں بنا رکھا۔ اور مخالفین اسلام کے سامنے اس کی تحقیر نہیں کر رہے۔ اس کا جواب وُہ سوائے اس کے کیا دے سکتے ہیں۔ کہ پہلے جو کچھ ہوا۔ غلطی اور نافہمی سے ہوا۔ اب اس کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ مگر جو لوگ دینی راہ نما کہلا کر سالہا سال تک نہ صرف خود اتنی بڑی غلطی میں مبتلا رہے۔ بلکہ ہزارہا مسلمانوں کو بھی مبتلا کرکے انہیں ہر پہلو سے سخت نقصان پہونچاتے رہے۔ ان کے متعلق کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ آئندہ وُہ سلامت روی سے کام لیں گے۔ اور اگر کسی وقت کانگرس نے پھر کوئی پلٹا کھایا۔ تو وُہ بھی اس کے ساتھ ہی پلٹ جائیں گے۔

زار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وُہ عظیم الشان پیشگوئی۔ جو گزشتہ جنگ عظیم کے متعلق تھی۔ اور جو نہایت صفائی کے ساتھ پُوری ہو کر سعید الفطرت لوگوں کے لئے باعثِ ہدایت و مُوجب ازدیادِ ایمان ہُوئی۔ اس میں جن ہولناک اور عبرت انگیز حادثات کا ذکر تھا۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ ع

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار

یعنی اس وقت جو مملکتِ روس کا حکمران ہوگا۔ اس کی حالت بھی نہایت ہی عبرت ناک ہو گی۔ یہ بات جس وضاحت کے ساتھ پُوری ہُوئی۔ اور دُنیا نے زار اور اس کے تمام خاندان کو جن آلام و مصائب کا نشانہ بنتے دیکھا۔ ان کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کوئی اس بات سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ زارِ روس کا حال زار نہیں ہوا۔ البتہ بعض کج فہم لوگوں کو یہ کہتے سُنا گیا۔ کہ یہ مصرعہ محض شاعری کے لحاظ سے موزون کر لیا گیا تھا۔ جو اتفاق سے پورا ہو گیا۔ ورنہ زار میں دوسرے حکمرانوں کی نسبت کونسی بات ایسی پائی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے اسے غضبِ الٰہی کا خصوصیت سے مورد ٹھہرایا گیا۔ اگرچہ یہ بات کسی ناواقف کے ہی مونہہ سے نکل سکتی ہے۔ تاہم یہ بتانے کے لئے کہ دوسرے حکمرانوں کو چھوڑ کر زار کی حالتِ زار کی اطلاع قبل از وقت دینے اور اسے قابلِ عبرت نشان بتانے کی کیا وجہ تھی۔ ایک تازہ حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ روزنامہ "ہندو" اخبار اپنے ۱۱ - جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"زمانۂ حال کے حکمرانوں میں سب سے زیادہ ظالم زارِ روس کو گنا جاتا ہے"

پس وُہ انسان جو دُنیا میں سب سے زیادہ ظالم تھا۔ اسی کو خدا تعالےٰ نے دُنیا سے ان ہولناک جنگ میں عبرتناک سزا کا نمونہ بنایا۔ جس نے ساری دُنیا میں ہلاکت اور تباہی بکھیر دی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالےٰ اُسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہے

جو

سب سے بڑھ کر اُس کا مقرّب ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ
خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَ
مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی خلافت کے حامل کا وجود بھی دنیا میں ظاہر نہ ہوا تھا۔ کہ اس کے متعلق استفسارات شروع ہو گئے تھے۔ جیسے فرمایا اذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ قالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا ویسفک الدماء یعنے جب اللہ نے فرمایا۔ کہ میں دنیا میں ایک خلیفہ قائم کرنا چاہتا ہوں تو ملائکہ نے کہا کہ کیا تو ایسے شخص کو خلعت خلافت عطا کرے گا۔ جو دنیا میں فساد برپا کرے گا۔ اور ناحق خون کرتا پھرے گا حضرت آدم سے متعلق اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ پر اعتراض کرنے والے دو قسم کے وجود تھے۔ ایک گروہ نے تو ازدیاد علم کے لئے یا یوں کہو۔ کہ عدم علم کی وجہ سے مذکورہ سوال کیا۔ اور جب ان کو جواب مل گیا۔ اور اصل حقیقت ان پر منکشف ہو گئی۔ تو چونکہ ان کی نیت نیک اور ارادے پاک تھے۔ اس لئے انہوں نے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا کہہ کر سر نیاز جھکا دیا۔ اور خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو اذن الٰہی سے اپنا مسجود قرار دے لیا۔ مگر دوسرے فریق کی نیت چونکہ بد تھی۔ اور دل میں کبر و غرور کا مادہ تھا۔ اور اپنے علم پر ناز۔ اس لئے اس کو خلیفہ وقت میں کئی ایک عیب اور کمزوریاں نظر آنے لگیں۔ اور باوجود حقیقت کے منکشف ہو جانے کے اس نے خلافت کے انکار پر اصرار کیا۔ اور نئے نئے اعتراضات تراشنے شروع کر دیئے۔ کبھی کہا کہ انا خیر منہ۔ میں اس خلیفہ سے بہتر ہوں کبھی کہا خلقتنی من نار وخلقتہ من طین۔ کہ یہ خلیفہ تو مٹی سے پیدا شدہ ہے۔ اور میں آگ سے پیدا شدہ ہوں جو روشنی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے میں نہ اس کی بیعت کر سکتا ہوں۔ اور نہ اس کی اطاعت کو ضروری سمجھتا ہوں وغیرہ۔

غرض اس کی لسانی اور شقاوت قلبی نے ابدی سعادت سے محروم کر کے ابدی لعنت میں گرفتار کر دیا۔ اس نے تو اپنے زعم میں خلافت کے خلاف بڑے بڑے دلائل پیش کئے۔ مگر خدا تعالےٰ نے اس کی چرب زبانی کو نظر انداز کر کے فرمایا کہ یہ سوال نہیں کہ تجھے آدم میں خوبیاں نظر آتی ہیں یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ جب میں نے ایک شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا۔ اور اس کی اطاعت کا تم کو حکم دیا۔ تو تم نے میرے حکم کو کیوں رد کیا۔ اس لئے اب تیرا مقابلہ میرے خلیفہ سے نہیں۔ بلکہ اپنے خدا سے ہے۔ جس کے حکم کو تو نے رد کیا ؛

خلافت پر اعتراضات

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کو خلیفہ مقرر کر دے۔ تو پھر اس میں نقائص تلاش کرنے کا مدعی دراصل اپنی کم فہمی اور کم بینی سے اللہ تعالےٰ کے فعل پر اعتراض کر کے اپنے لئے ہلاکت کا سامان پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہی بہتر ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کرے ؛

غرض خلافت پر اعتراضات تو ہوا ہی کرتے تھے۔ لوگ خلفاء کی اطاعت سے انکار کیا ہی کرتے تھے۔ ان کی تیرہ آنکھ ان میں عیوب اور کمزوریاں دیکھا ہی کرتی تھی۔ اور ان کی بدباطنی ان کو خلفاء کے فیوض و برکات سے محروم رکھا ہی کرتی تھی۔ مگر حیرت ہے کہ آج ہم کو یہ آواز بھی سنائی دینے لگی ہے۔ کہ یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ خلافت کے لئے کسی شخص کا انتخاب صحیح انتخاب ہو۔ اور فی الواقعہ خدا اور مومنوں کے نزدیک ایک شخص برحق خلیفہ ہو۔ مگر یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ خلیفہ ہمیشہ نیک اور اعلےٰ حالت پر ہی رہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ کچھ عرصہ بعد اس میں ایسی کمزوریاں اور ایسے عیوب پیدا ہو جائیں جو خلافت کی اہلیت اس سے چھین لیں ؛

گو بظاہر ایسے معترض ایک نئے اعتراض کی راہ نکال کر ممکن ہے۔ کہ اپنی جگہ خوش ہو رہے ہوں۔ کہ ہم نے ایک نئی بات پیدا کر دی ہے۔ مگر ایک معمولی عقل اور ادنےٰ بصیرت رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خلافت کے ابتداء میں خلیفہ میں نقائص دیکھنے والے سے وہ شخص زیادہ گنہگار اور مجرم ہے۔ جو ایک شخص کو برحق خلیفہ تسلیم کر کے پھر اس کی طرف کوئی عیب یا نقص منسوب کرتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص اپنی آنکھوں سے مسئلہ خلافت کی تائید میں ہزارہا نشان اور تائیدات خداوندی دیکھ چکا ہوتا ہے۔ اور باوجود سب کچھ سمجھنے سوچنے کے ایک مؤید من اللہ کا انکار کرتا ہے۔ حالانکہ مؤید من اللہ نقائص سے پُر شخص نہیں ہو سکتا ؛

آیت استخلاف

علاوہ ازیں جب ہم قرآن کریم کی آیت استخلاف پر نظر تدبر ڈالتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آیت علاوہ دیگر مضامین کے مذکورہ اعتراض اور ایسے گندے خیال کی پر زور تردید کرتی ہے۔ جس کا مختصراً ذکر کرتا ہوں آیت استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے سات امور کا بالوضاحت ذکر فرمایا ہے۔

(۱) مومنوں سے وعدہ استخلاف
(۲) خلفاء کی مماثلت پہلے خلفاء سے
(۳) خلفاء کے مسلک کی تائید ایزدی
(۴) خلفاء کے زمانہ میں پیدا شدہ خوفوں کو امن سے بدلنا
(۵) خلفا کا توحید پرست ہونا
(۶) خلفا کا غیر اللہ سے مستغنی ہونا۔
(۷) خلفاء کے منکرین اور ان کا انجام

ان سات امور میں سے پہلے چار امور کی ذمہ واری اللہ نے اپنے اوپر لی ہے۔ دوسرے دو امور کو خلفاء کا نشان قرار دیا ہے۔ اور آخری بات منکرین خلافت کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

جن امور کا اللہ تعالےٰ نے ذمہ لیا ہے۔ ان میں سے پہلا امر یہی وعدہ استخلاف ہے۔ اس وعدہ میں ایک امر تو یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ خلفاء کا سلسلہ کبھی بند نہ ہوگا۔ دوسرے یہ کہ خلافت کے لئے اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو منتخب کرے گا۔ جو خدا تعالیٰ کے نزدیک تمام دیگر مومنوں سے اپنے ایمان میں سب سے کامل اور جس کے اعمال خدا تعالےٰ کے نزدیک صالح اور دوسروں کے لئے قابل نمونہ ہوں گے نیز ہر ایک سلیم الفطرت عقلمند انسان کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ خلیفہ چونکہ تمام جماعت کا مربی اور اس کی روحانی جسمانی تنظیم کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ اور سب جماعت کا مطاع اور اس کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔ اس لئے کیا یہ ممکن ہے کہ وہ غیور خدا جو دنیا کے گند اور بے دینی اور جہالت کو دیکھ کر دنیا کی اصلاح کرنے۔ اور لوگوں کو تقوےٰ اور پاکیزگی کے اعلیٰ مقام تک پہونچانے کے لئے … سے کسی شخص کو اپنا نبی بنا کر بھیج…

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہ نبی شب و روز نہایت محنت اور جانفشانی سے خدا کے آستانہ پر نہایت عجز و نیاز اور آہ و زاریاں کر کے خدا تعالےٰ سے ایک پاک جماعت کا مطالبہ کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی خاطر زمین و آسمان کے اندر عجیب در عجیب تغیرات پیدا کرتا اور لوگوں کے دلوں میں ایک ہیجان پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایک نئی اور پاک جماعت قائم ہو جاتی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی پاک و مطہر جماعت کہلاتی ہے۔

لیکن جب اس پاکیزہ جماعت کا مطاع ان کی جان و مال۔ عزت و آبرو۔ غرض ہر ایک چیز سے عزیز تر خدا تعالےٰ کا پیارا نبی فوت ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس بے کس اور غمزدہ جماعت کے سر پر ایک ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کر دے۔ جس کے ایمان اور اعمال میں سچ مچ نقائص ہوں۔ اور پھر کیا یہ ممکن ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنی طرف سے خلعتِ خلافت ایک ایسے شخص کو عطا کرے۔ جو عند اللہ ایمانی اور عملی کمزوریوں سے ملوث ہو۔ (معاذ اللہ)

کسی نااہل کو خدا خلیفہ نہیں بناتا

پس اگر یہ ممکن نہیں۔ اور قطعاً ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کسی نااہل کو نبی کا جانشین اور قوم کا امام تجویز کرے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا مضحکہ خیز اور جہالت آمیز خیال ہو سکتا ہے کہ کیا جائے۔ کہ عالم الغیب خدا ایسے شخص کا بھی انتخاب ہونے دیتا ہے۔ جو فی الواقعہ تمام مومنوں سے بڑھ کر اور اپنے ایمان باللہ میں اور جس کے اعمال تمام مومنوں کے لئے قابل نمونہ ہوں۔ مگر کچھ عرصہ خلافتِ حقہ پر متمکن رہنے کے بعد اس کے ایمان میں بھی خلل واقع ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اعمال بھی قابل اعتراض ہوتے ہیں (معاذ اللہ) یہ خدا تعالےٰ پر بدگمانی ہے۔ اور اس کے مقام الوہیت کی ہتک ہے۔ کہ اس کی طرف یہ بات منسوب کی جائے کہ وہ کبھی ایسے شخص کو اپنی خلافت کی خلعت عطا کر دیتا ہے۔ جو ایک وقت تک تو فی الواقعہ خلافتِ حقہ کا مستحق رہے۔ مگر بعد میں وہ معاذ اللہ ایسی کمزوریوں کا شکار ہو جائے۔ جو اس کو خلافت کا نااہل ثابت کر دیں۔

کیا گورنمنٹ کبھی کسی ایسے شخص کو کسی صوبہ کا گورنر بنا دیتی ہے۔ جس کی نسبت اس کو علم ہو۔ کہ وہ پانچ سال میں سے تین سال تک تو گورنمنٹ کی پالیسی پر عمل کرے گا۔ اور بقیہ دو سال وہ گورنمنٹ کی پالیسی کے مخالف کوئی پالیسی اختیار کرے گا۔ پس اگر دنیاوی حکومت بھی ایسا نہیں کر سکتی۔ تو خدا تعالےٰ جو احکم الحاکمین ہے۔ اس کی نسبت یہ خیال کرنا کب آسان بات ہے۔ کہ وہ اپنے نبی کے ذریعہ نہایت مشقت و محنت سے تیار کردہ جماعت کی باگ ڈور کبھی ایسے شخص کے سپرد بھی کر دیتا ہے جو اس کام کے مناسبِ حال نہ ہو۔ یا کچھ عرصہ کے بعد نااہل ثابت ہونے والا ہو۔ حالانکہ خدا تعالےٰ خود وعدہ کر چکا ہے۔ کہ وہ ایسے ہی شخص کو خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز کرے گا جو سب سے بڑھ کر ایمان باللہ میں کامل۔ اور جس کے اعمالِ حسنہ سب قوم کے لئے قابلِ نمونہ ہوں۔ اور تاریخ اس بات کی شہادت دیتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کسی ایسے شخص کو ہی یہ نعمت عطا کرتا رہا ہے۔ جو نہ صرف انتخاب کے وقت ہی تمام مومنوں سے بڑھ کر اپنے ایمان باللہ کا مقام رکھتا ہو۔ بلکہ اس کا ایمان اور عرفان اور تقرب الی اللہ دن دوگنی۔ رات چوگنی ترقی کرتا رہا ہو۔ اور اس کا بگڑنا تو درکنار۔ وہ تمام قوم کو ایسی شاہراہ پر چلاتا رہتا ہو۔ جو خدا کی پسندیدہ اور اس کی رضا کے ماتحت ہو۔ اور وہ اس دنیا سے اس وقت الگ ہو جب اس کا خدا اس کو ندا دے۔ یٰۤاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیۡۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیۡ فِیۡ عِبٰدِیۡ وَادْخُلِیۡ جَنَّتِیۡ۔

پس جب اللہ تعالےٰ کسی شخص کو اپنی خلافت کے لئے چن لے۔ اور جماعت کی اکثریت اس کے ہاتھ پر بیعت کر لے۔ تو اس کے بعد جو آنکھ اس میں کوئی عیب دیکھتی ہے۔ وہ خود اندھی ہے۔ اور جو دل اس کے خلاف خیال رکھتا ہے۔ وہ خود گمراہ اور نجاست کا لوتھڑا ہے۔ اور جو دماغ اس کے خلاف کچھ سوچتا ہے۔ وہ مہلک جراثیم کی جولانگاہ ہے۔ جو قریب عرصہ میں اس کو ہلاک کر دیں گے۔

پس ضروری ہے۔ کہ ایسا شخص اپنی آنکھ کی اصلاح کرے۔ اپنے دل کو صاف کرے۔ اور اپنے دماغ کا علاج کرائے۔ تا اس پر اصل حقیقت واضح ہو۔ اور وہ بھی ان فیوض اور برکات سے حصہ لے۔ جو خلافت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا کرتے ہیں۔

خاکسار ابوالبشارت عبدالغفور مولوی فاضل۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "مدعی نبوت" ہونے پر ایک فیصلہ کن دلیل

مولوی محمد علی صاحب کا حلفیہ بیان

سنہ ۱۹۰۴ء میں مولوی کرم الدین آف بھیں کے اس مقدمہ کی سماعت ہو رہی تھی۔ جو اس نے لالہ آتما رام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دائر کر رکھا تھا۔ مستغیث نے مختلف گواہوں کو طلب کیا۔ جن میں سے ایک جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے بھی تھے۔ مولوی کرم الدین صاحب کے استغاثہ کی بنا اس کے حق میں کذاب وغیرہ الفاظ کا استعمال کیا جانا تھا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے جو آج کل شد و مد سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔ بلکہ ایسا انکار کرنے والوں کے سردار بنے ہوئے ہیں۔ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۴ء کو بیان دیتے ہوئے کہا:-

"مکذب مدعی نبوت کذاب ہوتا ہے۔ مرزا صاحب ملزم مدعی نبوت ہے۔ اس کے مرید اس کو دعوے میں سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔ پیغمبر اسلام مسلمانوں کے نزدیک سچے نبی ہیں۔ اور عیسائیوں کے نزدیک جھوٹے ہیں۔"

الفاظ بالکل واضح ہیں۔ مولوی صاحب نے حضرت اقدس کو مدعی نبوت تسلیم کیا۔ اور بتلایا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ حضور کو اس دعوے میں سچا تسلیم کرتی ہے۔ گویا اس وقت تمام جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق مدعی نبوت مانتی تھی۔ اس مقدمہ کے بیانات کی مصدقہ نقل ہمارے پاس موجود ہے۔ گزشتہ دنوں راولپنڈی کے تحریری مناظرہ میں ہم نے مولوی محمد علی صاحب کا مندرجہ بالا بیان پیش کیا۔ اور غیر مبایع مناظرین کے سامنے مسل مقدمہ کی مصدقہ نقل بھی پیش کر دی۔ وہ اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

یہ بیان جناب مولوی محمد علی صاحب کا ہے۔ وہ زندہ موجود ہیں۔ نقل مصدقہ ہمارے پاس موجود ہے۔ مولوی صاحب ہر طرح اپنا اطمینان کر سکتے ہیں۔ اس بیان سے جہاں حضرت اقدس کا مدعی نبوت ہونا جماعت احمدیہ کا حضور کے دعویٰ نبوت کو تسلیم کرنا ثابت ہے۔ وہاں مولوی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عیسائیوں کے منکرینِ نبوت ہونے کی مثال سے مسئلہ کفر و اسلام کو بھی حل کر دیا ہے۔ اور بتا دیا ہے۔ کہ مدعی نبوت سے کیا مراد ہے۔

امید ہے۔ کہ تمام وہ لوگ جن کے دلوں میں ذرہ بھی تقویٰ موجود ہے۔ وہ مولوی محمد علی صاحب کے اس حلفیہ بیان سے جماعت احمدیہ کے متفق علیہا عقیدہ کو بخوبی جان سکتے ہیں۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے سابقہ عقیدہ میں خطرناک تبدیلی کی ہے۔ کیا غیر مبایعین اس واضح ترین بیان سے فائدہ اٹھائیں گے؟ خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے

جو

اہل مغرب کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے

تمبر ۱۹۳۶ء کا ذکر ہے کہ میں کراچی سے قادیان واپس آتے ہوئے راستہ میں ایک مقام پر اپنے بعض رشتہ داروں سے ملاقات کی غرض سے ٹھہر گیا۔ اس جگہ ایک ہائی سکول ہے۔ جس کے ہیڈ ماسٹر سے پہلے ہی تعارف تھا۔ میں ان سے ملاقات کے لئے گیا لیکن جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ میں اشاعت اسلام کی غرض سے بیرونِ ہند جا رہا ہوں تو کہنے لگے "میں نے سمجھا تھا آپ گریجوایٹ ہو کر کوئی مفید کام کریں گے۔ اور ملک یا گھر والوں کے لئے باعث خوشی ہوں گے لیکن یہ بے فائدہ کام جس کے لئے تم اتنی دور جا رہے ہو میرے لئے سخت تکلیف کا باعث ہوا ہے"۔ اور پھر ازراہِ ہمدردی کہنے لگے "زیادہ مناسب یہ ہوگا۔ کہ آپ اب بھی اس ارادہ سے باز آ جائیں۔ اور جانے سے انکار کر دیں"۔

ان کی تنگ نظری اور دنیاوی انہماک کو دیکھ کر مجھے ان سے بہت ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ ان کے نزدیک دین کی خدمت ایک لغو فعل ہے۔ اور اس کے لئے زندگی کی ساعات کو قربان کرنا تضیع اوقات۔ میں نے ان کو بتلایا۔ کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد یہ ہے۔ کہ لوگوں کو خدا کی طرف متوجہ کیا جائے۔ اگر اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ انسان دنیا سے بامراد گیا۔ اگر یہ نہیں اور ہماری تمام کوششیں دنیا کے لئے ہیں۔ تو وہ سفر آخرت میں ہمارے کسی کام نہیں آ سکتیں۔

احمدیت اور اسلام

اس کے بعد گفتگو کا موضوع بدلا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے۔ اچھا تم جب مغرب کے لوگوں کو تبلیغ کرو گے۔ تو کس نبی کو منوانے کی کوشش کرو گے۔ کیا احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا ذکر کرو گے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پھر کہنے لگے۔ آپ لوگ جب مغرب میں جاتے ہیں۔ تو اس وقت ہمارے ہی اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں اور لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں۔ آپ ان کو احمدی لکھ دیتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں احمدی کوئی بھی نہ ہو۔ نہ اس جگہ آپ احمدیت کا ذکر کرتے ہیں نہ احمد (علیہ السلام) کا۔ مگر جب کوئی مسلمان ہو جاتا ہے۔ پھر آپ کہہ دیتے ہیں کہ احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر ایمان لے آیا۔

اس موقعہ کے مناسب حال جو جواب تھا۔ وہ میں نے ان کو دیا۔ اور بتلایا کہ احمدیت کے سوا اور کونسا اسلام ہے جو ہم اہل مغرب کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں صرف چھلکا ہے اور احمدیت مغز ہے۔ آپ جس اسلام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ وہ ایک جسم ہے جس میں روح نہیں۔ اور اصل روح احمدیت ہی ہے۔

سفر یورپ اور اہل مغرب کے اعتراضات

وقت گزر گیا اور مجھے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں یورپ کا سفر اختیار کرنا پڑا بوڈاپسٹ میں جب تبلیغ کا کام شروع کیا اور مختلف سوسائٹیوں میں جا کر مذہب اور دین سے لاپروا لوگوں کو خدا کی طرف متوجہ کرنے کا موقعہ ملا۔ تو میں نے دیکھا لوگ ایک سوال نہایت کثرت سے کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ تم جس اسلام کی طرف ہم کو بلاتے ہو۔ اس میں اور ہمارے مذہب میں جس پر ہم عرصے سے قائم ہیں کیا فرق ہے جب ان کو اخلاقی تعلیم کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تعلیم تو ہماری مقدس کتب میں بھی ہے۔ بلکہ بسا اوقات وہ اعتراض کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیتے ہیں۔ کہ تمہارے مذہب کے بانی نے ہماری کتب سے تعلیمات کو اخذ کر کے ایک نیا مذہب ایجاد کر لیا۔ اگر ان کو معجزات کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو ان کا ذہن معاً حضرت مسیح کے ان معجزات کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جو اناجیل میں کہانیوں اور قصوں کے رنگ میں بیان ہوئے ہیں۔ پھر یا تو وہ استہزا کا پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ اور یا دریافت کرتے ہیں۔ کہ بتاؤ تمہارے نبی نے کونسا ایسا عظیم الشان معجزہ دکھلایا۔

اعتراض کی لغویت

اس میں شک نہیں کہ یہ اعتراض اپنی ذات میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر دشمن اسلام۔ اسلامی تعلیم پر اس رنگ میں اعتراض کرتا ہے۔ تو اسلام میں اس کا جواب بھی ہے۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں اسلامی تعلیم ہر لحاظ سے اعلےٰ اکمل اور ارفع ہے۔ اور تمہارے مذہب کی تعلیم ناقص ناقابلِ عمل۔ ایک بمقابلۃً کمزور ہے۔ اسی طرح معجزات کے متعلق ان پر معجزات کی اصل حقیقت اناجیل اور دیگر کتب مقدسہ سے ثابت کی جا سکتی ہے۔ اور اور اس کے مقابلہ پر اسلامی معجزات کی فضیلت اور برتری روز روشن کی طرح ظاہر کی جا سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کے ہر معجزہ کے مقابل پر ان کے تمام معجزات ایک موہوم اور بے حقیقت بات کیطرح نظر آنے لگتے ہیں لیکن یہ طریق گفتگو کا بہت وسیع ہوتا ہے۔ اور مقابل والا یہ کہہ کر کہ میں اسلامی تعلیمات سے واقف نہیں ہوں بعض دفعہ کنارہ کشی کر لیتا ہے۔

احمدیت اصل جواب ہے

ایسے تمام مواقع پر ہمارے پاس ایک ہی حربہ ہوتا ہے۔ جس سے دشمن کو زیر کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ احمدیت کا نقطۂ نظر ہے۔ مجھے ہر موقعہ پر ان ہیڈ ماسٹر صاحب کا واقعہ یاد آ جاتا رہا۔ جن کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں۔ اور میری خواہش رہی۔ کہ کاش وہ اس جگہ ہوتے۔ یا اہل پیغام جو احمدیت کے ذکر کو مغرب میں زہر قاتل سمجھتے ہیں ہوتے تو ان کو معلوم ہوتا۔ کہ دشمن کے اعتراض کا بجز احمدیت ان کے پاس کوئی جواب نہیں۔

چند روز ہوئے مجھے بوڈاپسٹ کے ایک معزز ڈاکٹر [illegible] سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ ان کے مکان پر اس روز ایک اور معزز Ungeri Tibor جو فوج میں جرنیل کے عہدہ پر فائز ہیں اور سابق وزیر اعظم کے نہایت گہرے دوست تھے مدعو تھے۔ بعض خواتین بھی تھیں۔ گفتگو کا سلسلہ جاری ہوا۔ تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی خبر ان کو دی۔ اور احمدیت کے قبول کرنے کی بھی دعوت دی۔ اس پر میرے سامنے وہی اعتراض پیش کیا گیا اور پوچھا گیا۔ کہ ہم اس مذہب کو کیوں قبول کریں۔ وہ کونسی فضیلت ہے۔ جو ہم کو اس مذہب پر عمل کرنے سے حاصل ہوگی

احمدیت سے وصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے

اس پر ابتداً تو میں نے گزشتہ انبیاء کی بعثت کی غرض بیان کرتے ہوئے ان کو بتلایا۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کوئی برگزیدہ اس دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اس کا مقصد یہی ہوتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت کا جُوا ہم اپنی گردنوں پر رکھیں۔ اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرتے ہوئے حصولِ قرب الٰہی کی کوشش کریں۔ وہ لوگ جو نبیٔ وقت کو قبول کرتے ہیں انہیں یہ نعمت دی جاتی ہے۔

پھر ان کو بتلایا کہ احمدیت میں جو دوسرے مذاہب سے ممتاز کرنے والی چیز ہے وہ یہ ہے۔ کہ یہ زندہ خدا کے زندہ نشان دکھلاتی ہے۔ اور اس میں زندہ مذہب کے جو لوازمات ہیں وہ سب پائے جاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان سے میں نے کہا۔ آپ جب اناجیل میں حضرت مسیح کے معجزات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو اس کے بعد پہلا اثر طبیعت پر یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ ناممکن باتیں ہیں۔ کہانیاں ہیں ہم ان کو کیونکر مان لیں۔ جب ہم عیسائی پادری صاحبان کے پاس جاتے ہیں۔ اور دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا آپ وہ معجزات آج بھی دکھلا سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح نے دکھلائے تو سب خاموش ہو جاتے ہیں۔ اگر ان سے یہ کہا جائے۔ کہ حضرت مسیح نے ایمانداروں کی یہ علامت لکھی ہے کہ تم پہاڑ سے کہو گے کہ اس جگہ سے اکھڑ کر دریا میں جا گر تو وہ تمہارا کہا مانے گا تم سانپوں سے کھیلو گے۔ تو وہ تم کو نقصان نہ پہنچائیں گے۔ اور اگر زہر پیو گے تو وہ تم کو کوئی تکلیف نہ دیگی۔ اس لئے اپنے ایمان کے ثبوت میں یہ معجزات دکھلاؤ تو وہ اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ جس سے ایک طالب حق سمجھتا ہے۔ اگر ایسا ممکن ہوتا تو آج بھی کوئی اس قسم کے معجزات دکھلانے والا ضرور موجود ہوتا۔

پادریوں کے علاوہ دیگر مذاہب کا بھی بجنسہٖ یہی حال ہے۔ ان کی کتب کے معجزات کہانی سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ لیکن اسی پر بس نہیں ہم بائبل میں مطالعہ کرتے ہیں۔ کہ خداوند نے حضرت موسےٰ سے کلام کیا اور حضرت ابراہیم سے کلام کیا حضرت داؤد حضرت سلیمان اور دیگر انبیاء سے باتیں کیں۔ اور حضرت مسیح سے ہمکلام ہوا۔ تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا جو پہلے کلام کرتا تھا۔ اب کیوں اپنے بندوں سے ہمکلام نہیں ہوتا؟

احمدیت جس مذہب کو پیش کرتی ہے۔ اس کے متعلق اس کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ اصل اسلام ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لائے۔ اور یہ اس کا دعوےٰ بلا دلیل نہیں۔ اگر کوئی شخص گذشتہ انبیاء کے معجزات کا منکر ہے۔ تو آج بھی خدا کے پیارے موجود ہیں۔ جو معجزات دکھاتے ہیں۔ احمدیت اس خدا کو پیش کرتی ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور جواب بھی اسی طرح کلام کرتا ہے۔ جس طرح گذشتہ زمانوں میں اپنے پیاروں سے کرتا تھا۔ ہاں فرق صرف اس قدر ہے کہ وہ ان سے پیار کرتا ہے۔ جو اس کے نبی پر ایمان لاتے ہیں۔ اور دوسروں سے محبت والا سلوک جو خاص پیاروں سے روا رکھا جاتا ہے۔ نہیں رکھتا۔ آج ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ ہزارہا ایسے لوگ آپ کو مل سکیں گے۔ جو وثوق اور یقین کے ساتھ یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے زندہ خدا کی پیاری آواز کو سنا ہے۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں۔ کہ وہ اب بھی کلام کرتا ہے جیسا کہ پہلے اپنے پیاروں اور برگزیدہ لوگوں سے کرتا تھا۔

ایسے مواقعہ پر احمدیت کو پیش کرنے سے مخالف ہمیشہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اور یہ ایسی فضیلت ہے جس کا انکار وہ کسی پہلو سے بھی نہیں کر سکتا۔ وہ بعض دفعہ مسلمانوں کی خستہ حالت اور لامذہبیت کو ہمارے سامنے ضرور پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس وقت ہم بتلاتے ہیں۔ کہ یہی وہ چیز ہے جس سے دوسرے تمام وہ لوگ جو اس زمانہ کے نبی سے وابستہ نہیں محروم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمودہ معیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب سناتن دھرم میں سچے مذہب کے پرکھنے کے معیار بیان کرتے ہوئے پہلا معیار یہ فرماتے ہیں:۔

"سچ تو یہی ہے کہ خدا کو ڈھونڈنے والے جو اس کی راہ میں مر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے سب کچھ تیاگ دیتے ہیں۔ اگر خدا ان سے ایسی خشکی اور لاپرواہی کرے اور اپنے تئیں ان پر ظاہر نہ کرے اور چھپا رہے اور آواز تک سنائی نہ دے تو وہ جیتے ہی مر جاویں۔ اور دنیا میں کوئی بھی ان جیسا بدنصیب نہ ہو۔ کہ دنیا چھوڑی پرمیشور کے لئے مگر وہ بھی نہ ملا۔ دونوں جہان ہاتھ سے گئے۔ مگر کیا کوئی دوست اپنے دوست سے ایسا کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مثل مشہور ہے۔ کہ دوستی میں دو ستی ہوں۔ ایک شخص مجازی عشق میں گرفتار ہوتا ہے۔ اور ایک مدت تک درد اور سوزش کے ساتھ دن رات اپنے معشوق کو اندر ہی اندر اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس ناگاہ ایک شعلہ محبت کا بشرطیکہ یہ محبت شہوت پرستی پر مبنی نہ ہو۔ اس کے معشوق کے دل پر جو ابھی غافل اور بے خبر تھا گرتا ہے۔ تب وہ معشوق بھی اس کے درد سے ایک حصہ لیتا ہے۔ گویا اس عاشق کی دن رات کی دردیں اور آہیں اس معشوق پر سحر کا کام کرتی ہیں۔ تب اس کا دل اس کی طرف کھنچا جاتا ہے۔ اور نامعلوم اسباب سے اس کے دل میں یہ بات پڑ جاتی ہے۔ کہ یہ شخص مجھ سے پیار کرتا ہے۔ اور نرا دل میں ہی پڑتا نہیں۔ بلکہ آخرکار اس کا گرفتار ہو جاتا ہے۔ اور دل دل سے مل جاتا ہے گویا وہ دونوں ایک ہی ہو جاتے ہیں۔ اور عجیب تر یہ کہ ایک عاشق گو ہزار پردوں میں اپنی محبت چھپاوے ضرور اس کے معشوق کو اس کی خبر ہو جاتی ہے۔ اور پھر دنیا بھی جو ہر ایک کے پیچھے جاسوس کی طرح لگی ہوئی ہے۔ سمجھ جاتی ہے۔ کہ ان دونوں کی باہم محبت ہے۔ اور پھر وہ محبت اگر درحقیقت پاک محبت ہے اور کوئی خباثت ناپاک شہوت کی اس کے اندر نہیں اس مرتبہ تک ان دونوں کو پہنچانا چاہتی ہے کہ ایک دوسرے کا دل باہم کھنچا جاتا ہے بغیر دیکھنے کے بے آرامی رہتی ہے اور ان کو کچھ اٹکل نہیں آتی۔ کہ یہ کشش کہاں سے اور کیونکر پیدا ہو گئی۔ آخر ان کے پاک دل اس قدر ضرور حظ چاہتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے سے کچھ کلام کیا کریں۔ ایک نظر دیکھ لیں۔ کم سے کم ایک کلام کے لئے ان کا دل تڑپتا ہے خواہ پیچھے سے مر جاویں۔ سو یہ تو مجازی عشق کا انجام ہے۔ کہ کمال اس کا باہم کلام ہے۔ پس لعنت ہے ایسے مذہب پر کہ جو پرمیشر کے عاشق کو اس قدر نجرہ دینے کا بھی وعدہ نہیں کرتا کہ وہ اس کا ہمکلام ہو جائیگا۔ جیسا کہ ایک انسان کا عاشق اپنے معشوق کا ہمکلام ہو جاتا ہے ...... میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مذہب وہی مذہب ہے جو خدا کو ملا دے اور ہمکلامی کا مزہ چکھاوے۔ ورنہ ایک گوبر میں ہاتھ ڈالنا ہے جسمیں بجز پلیدی کے اور کچھ نہیں۔

صرف احمدیت ہی پیش کیجا سکتی ہے

پس یہ وہ چیز ہے جو احمدیت کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ اور وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدیت کے بغیر کوئی ایسا اسلام ہے جو مغرب کے سامنے یا کسی دوسرے مذہب کے ماننے والے کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ وہ سخت غلطی خوردہ ہیں۔ اور انکا نفس ان کو دھوکہ دیتا ہے اسی چیز کو میں نے اس سوسائٹی میں پیش کیا اور اسکو تمام دوسرے لوگوں کے سامنے جو اسلام کی برتری اپنے مذہب کے مقابلہ میں دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ اور ہمیشہ یہی معترض لاجواب اور ساکت ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہی نہیں وہ لوگ جو تحقیق حق کی تڑپ رکھتے ہیں وہ احمدیت سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کی دی

ایک بہن کی سفارش!

میں اپنی ان بہنوں سے جن کی صحت خراب رہتی ہے۔ پرزور سفارش کرتی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خراب ہے۔ درد سے یا رک رک کر آتے ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ قبض رہتی ہے۔ سر درد کرتا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنی صحت کی حفاظت چاہتی ہیں۔ تو اپنی محترم بہن نجم النساء بیگم صاحبہ احمدی کی مجرب دوا بنام راحت منگا کر استعمال کریں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکالیف رفع ہو جائینگی۔ قیمت مکمل خوراک دو روپے محصول ۸ر علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے بیانات میں کوئی تناقض نہیں

منشی فخر الدین صاحب کی غلط فہمی کا ازالہ

منشی فخر الدین صاحب ملتانی نے میری دو تقریروں کے خلاصہ مطبوعہ الفضل ۶ر جولائی و ۸ر جولائی میں تناقض ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ شائع شدہ الفاظ حسب ذیل ہیں۔

(۱) "اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کا کام تمکین دین رکھا ہے۔ ادھر شیخ مصری ابھی تک یہ مانتے ہیں۔ کہ عقائد وہی درست ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہیں۔ اور جن پر حضور نے لاکھوں انسانوں کو باوجود شدید مخالفت کے قائم کر دیا ہے۔ مثلاً نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مسئلہ ہے۔"
(الفضل ۶ر جولائی)

(۲) "اس وقت تک انہیں (مصری صاحب کو) جو چیلنج دئے گئے ہیں۔ ان کے جواب میں وہ بالکل خاموش ہیں۔ حتیٰ کہ ابھی تک انہوں نے یہ بھی اعلان نہیں کیا۔ کہ ان کے عقائد کیا ہیں۔ وہ اپنے عقائد تو پیش کریں۔ اور پھر علمی میدان میں اتریں۔"
(الفضل ۸ر جولائی)

اگر ذرا غور سے کام لیا جائے۔ تو ان دونو بیانوں میں ذرہ بھر اختلاف موجود نہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ صحیح اور درست ہیں۔ اگرچہ ابھی تک شیخ صاحب نے باقاعدہ طور پر اپنے عقائد کے متعلق مفصل اعلان نہیں کیا۔ جس میں ان کی خاص مصلحت ہے۔ جس کو ہم کسی دوسرے موقعہ پر ظاہر کریں گے۔ تاہم عام گفتگو میں وہ ان عقائد سے اتفاق ظاہر کرتے رہے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں۔ جن میں سے خاکسار نے مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بطور مثال پیش کر کے شیخ صاحب پر قرآنی حجت کو ثابت کیا۔ مگر شیخ صاحب کے کچھ عقائد خصوصی بھی ہیں۔ جن کے متعلق انہوں نے لکھا ہے۔

"جو بات میں جماعت کے اندر قائم کرنا چاہتا ہوں۔ اور جس سچائی کی طرف لانا چاہتا ہوں۔ وہ ضرور قائم ہو کر رہے گی" (اشتہار ۲۹ر جون)

میں نے ۸ر جولائی کے الفضل میں شائع شدہ الفاظ میں شیخ صاحب کے خصوصی خیالات و دلائل کا ذکر کیا ہے۔ اور انہیں شائع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ورنہ کون نہیں جانتا۔ کہ جن عقائد میں ہمارا اور شیخ صاحب کا اتفاق ہے۔ ان کے متعلق ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ کہ

"وہ اپنے عقائد تو پیش کریں۔ اور پھر علمی میدان میں اتریں"

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے۔ کہ اس جگہ عقائد سے مراد شیخ صاحب کے وہ خیالات و عقائد ہیں۔ جن میں وہ ہم سے مختلف ہیں۔ اور ان خیالات کو ان کے "اپنے عقائد" کہا جا سکتا ہے۔ اور جنہیں وہ "سچائی" کہہ کر جماعت میں قائم کرنے کے دعویدار ہیں۔ ان میں ہم ان کا مقابلہ کرنے اور ان کی تردید کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اور جن عقائد میں ان کو ہم ابھی تک جماعت احمدیہ سے متفق سمجھتے ہیں۔ ان میں ان سے مقابلہ کرنے اور ان کے متعلق انہیں علمی میدان میں اترنے کی دعوت دینے کا کوئی مطلب ہی نہیں ہو سکتا کتنی واضح بات ہے۔ مگر افسوس کہ منشی فخر الدین صاحب اسے بھی نہیں سمجھ سکے۔

میں آج بھی شیخ صاحب سے مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ وہ کونسی "سچائی" ہے جس کی طرف وہ جماعت کو لانا چاہتے ہیں۔ کیا وہ "سچائی" ان کے مخصوص عقائد و خیالات کا ہی نام نہیں؟ شیخ صاحب نے ابھی تک اس "سچائی" کو جماعت کے آگے نہیں رکھا۔ اور اسی کے متعلق ہم نے شیخ صاحب کو الفضل ۸ر جولائی والی عبارت میں چیلنج کیا ہے۔

پس ہمارے دونوں بیانوں میں کوئی تناقض نہیں۔ اگر ملتانی صاحب کو تحقق تناقض کی شرائط کا علم نہ تھا۔ تو کیا شیخ صاحب بھی ان موٹی منطقی باتوں کو بھول گئے ہیں؟

کہا گیا ہے۔ کہ تم شیخ صاحب کے شاگرد تھے تمہیں ان کو چیلنج کرنا مناسب نہیں۔ لیکن واضح رہے۔ مجھے اس سے انکار نہیں۔ کہ میں نے بعض ادبی کتب کا کچھ حصہ شیخ صاحب سے پڑھا ہے۔ مگر کیا انصاف کا تقاضا نہیں۔ کہ جب میں کسی استاد کو غلط راہ پر جاتا دیکھوں۔ تو اس کی اصلاح کے لئے کوشش کروں۔ اور جب وہ میری سب سے قیمتی چیز یعنی ایمان کو اور ہمارے سب سے اہم نظام یعنی خلافت کو برباد کرنا چاہے۔ اور اس پر متکبرانہ طور پر مصر ہو۔ تو میں جو اس کی علمی قابلیت کو بخوبی جانتا ہوں اس کو غلط فہمی سے نکالنے کے لئے تحدی کروں؟ کل کو اگر وہ برہمن استاد جس سے میں نے پرائمری میں پڑھا ہے کہے۔ کہ تم اسلام کی صداقت ثابت نہیں کر سکتے۔ تو کیا میں کہوں کہ آپ بالکل درست فرماتے ہیں؟ پھر عجیب بات ہے۔ کہ شیخ صاحب تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے مرید۔ شاگرد اور ہزارہا احسانات کے زیر بار ہونے کے باوجود حضور کو گندی چٹھیاں لکھیں۔ خلافت کو مٹانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو یہ سب روا ہو مگر میں نے اگر بدقسمتی سے (ان کے موجودہ انجام کو دیکھ کر کہتا ہوں) شیخ صاحب سے کسی عربی کتاب کے چند سبق پڑھ لئے تو قیامت تک ہمارا حق نہیں۔ کہ ان کے غلط اور جھوٹے خیالات کی تردید کروں۔ صاحبو! آیت ویل للمطففین کو پڑھو اور دو مختلف پیمانے استعمال نہ کرو۔

نوٹ! منشی فخر الدین صاحب ملتانی مجھے معذور سمجھیں گے۔ اگر میں ان کے طرز خطاب کو اختیار نہ کروں۔ کیونکہ میں اسے اسلامی اخلاق کے منافی سمجھتا ہوں۔

ابو العطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتنۂ منافقین کے متعلق ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کا بیان

جناب ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی گزشتہ چھ ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ اور نور ہسپتال قادیان میں زیر علاج حافظ صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے پرانے صحابی ہیں۔ انہوں نے بستر علالت پر پڑے ہوئے ذیل کا بیان لکھایا۔ اور برائے اشاعت بھیجا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ حافظ صاحب موصوف کو صحت عطا فرمائے :۔

سورہ رعد رکوع ۲ کی آیت

اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ۝ کی مختصر تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ تو تمام ندی نالے بہ پڑتے ہیں۔ سیلاب کی رَو کے اوپر جھاگ اور خس و خاشاک تیرتے رہتے ہیں لیکن جہاں ایک طرف پانی کی روانی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ وہاں دوسری طرف کوڑا کرکٹ جھاڑیوں سے اٹک کر رہ جاتا ہے۔ اور ثابت کر دیتا ہے۔ کہ درحقیقت پانی اصل اور مستقل چیز ہے۔ اور جھاگ وغیرہ بے نفع اور عارضی چیزیں ہیں۔ اسی طرح جب سنار سونے کو کٹھالی میں ڈالتا ہے۔ تو پگھلے ہوئے سونے کے اوپر میل آجاتی ہے سنار میل کو اتار کر پھینک دیتا ہے اور قیمتی سونے کو زیورات میں تبدیل کر دیتا ہے۔ قرآن کریم نے اس جگہ جھاگ کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک وہ جو پانی کے اوپر آجاتی ہے۔ اور دوسری وہ جو سونے کی سطح پر چڑھ آتی ہے۔ ہر دو قسم کی جھاگیں بالآخر ضائع ہو جاتی ہیں۔ اور نفع بخش چیز باقی رہ جاتی ہے۔ جو دنیا کو مستقل طور پر فائدہ پہنچاتی ہے کیا کوئی عقلمند انسان دریا کے پانی یا کٹھالی کے سونے کے مقابلہ میں جھاگ کو ترجیح دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! اسی طرح اللہ تعالےٰ کے پیارے بندے سچائی کو دیکھکر اُس سے محبت کرتے ہیں اور جھوٹ کی بے ہودگی پر اطلاع پاکر اس سے نفرت کرتے ہیں۔ جھوٹ بھی جھاگ کی طرح کچھ عرصہ کے لئے فروغ پا لیتا ہے۔ لیکن انجام کار ضرور ضائع ہو کر رہتا ہے۔

بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کی مخالفت نہیں ہوئی۔ اہل تشیع اب تک حضرت ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمان رضوان اللہ علیہم کے مخالف ہیں۔ اور ان کو نعوذ باللہ غاصب ظالم اور فاسق قرار دیتے ہیں۔ مگر انہوں نے خلافت راشدہ کو کیا نقصان پہنچایا۔ خلافت محمود ایدہ اللہ الودود بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ کی خلافت کی طرح ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام "فضل عمر" اور "اولوالعزم" رکھا گیا ہے۔ یعنی حضور حضرت عمرؓ کی فضیلت کے حامل اور بلند عزم کے مالک ہیں۔ دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں۔ کہ جہاں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنا قدم رکھا۔ حضور اللہ تعالےٰ کے فضل سے کبھی متذبذب نہیں ہوئے۔ بلکہ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ حضور نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی اشاعت کے لئے جو کار ہائے نمایاں سر انجام دئے ہیں وہ سب کے سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت سے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ اور صاف طور پر معلوم ہو رہا ہے۔ کہ حضور واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین اور خلیفۂ برحق ہیں۔

منافقین کے متعلق فرمایا۔

کہنے والے جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی مانتے ہیں۔ لیکن حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفہ نہیں مانتے وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ کیونکہ اگر ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالےٰ کی طرف سے سچے نبی ہیں۔ تو موجودہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق جو الہامات ہیں۔ وہ کس طرح جھوٹے ہو سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ منافقین کا یہ گروہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہیں مانتا۔ ان لوگوں کو تکبر نے برباد کیا ہے۔ سو انشاء اللہ دنیا دیکھ لیگی کہ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ کے مطابق ان کا انجام وہی ہوگا۔ جو پہلے متکبروں اور خود پسندوں کا ہوتا رہا ہے۔

بالآخر فرمایا۔ میرے دل میں اور بھی بہت سی باتیں ہیں۔ لیکن میں ضعف اور نقاہت کی وجہ سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ (نامہ نگار)

ضروری اطلاع:۔ بابو نذیر علی صاحب سٹیشن ماسٹر جو رخصت لیکر بعض اسلامی ممالک کی سیاحت کو گئے ہوئے تھے۔ واپس اپنی ڈیوٹی پر آکر اب سٹیشن ماسٹر چھانگا مانگا مقرر ہوئے ہیں۔

قوت مردمی کی برقی مشین

ویٹلک

جس سے

ساٹھ سالہ بوڑھے بھی

فولادی

طاقت حاصل کر سکتے ہیں

شہر و دیہات

ہر جگہ

استعمال ہو سکتی ہے

نمایش و مفصل حالات

مفت

طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے محصولڈاک ۱۲/۳ ہے

ڈاکٹر ایم اسمعیل ۳۹ میکلوڈ روڈ

بالمقابل کشمیر بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور جماعتہائے احمدیہ کا اظہار اخلاص و عقیدت

کوٹ قیصرانی جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر جان و مال و عزت و آبرو قربان کرنا اپنے لئے سعادت دارین سمجھتی ہے۔ (سردار امیر محمد خان قیصرانی)

دنجواں جماعت احمدیہ دنجواں کے جملہ افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام تسلیم کرتے اور حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری سے احمدیت کی ترقی کو وابستہ یقین کرتے ہیں۔ (سکرٹری)

بھلوال جماعت احمدیہ بھلوال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کان اللہ نزل من السماء کا مصداق یقین کرتی اور حضور کے ہر اشارہ پر تن من دھن نثار کرنا حقیقی نجات اور فلاح دارین کا موجب سمجھتی ہے۔ (عبد الرحیم)

چولاپور (ضلع تھانہ) جماعت احمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عقیدت کا اظہار کرتی اور حضور کو یقین دلاتی ہے کہ منافقین نے جو اتہامات حضور والا کی ذات پر لگائے ہیں اس سے سخت صدمہ پہنچا ہے۔ (سید رسول شاہ)

خوشاب جماعت احمدیہ خوشاب کے تمام افراد نہایت صدق دل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی کامل عقیدت اور فرمانبرداری کا اظہار کرتے اور حضور کے ہر حکم کی تعمیل میں تن من دھن نثار کرنے کو تیار ہیں۔ (ہدایت اللہ)

کنگ جماعت احمدیہ کنگ اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا واجب الاطاعت امام تسلیم کرتی اور خلافت کے وقار کے قیام اور شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے اپنی جان اور مال اور عزیز ترین چیزیں قربان کرنے کو تیار ہے۔

(سید عبد المنعم)

سلطانپورہ (لاہور) جماعت احمدیہ سلطان پورہ کے جملہ افراد اپنے پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیہ محبت و عقیدت پیش کرتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضور کی اطاعت میں فلاح دارین ہے۔ (عبد الحفیظ)

خانپور (ریاست بہاولپور) جماعت احمدیہ خان پور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی گہری اطاعت اور عقیدت کا اظہار کرتی اور حضور کو یقین دلاتی ہے کہ وہ خلافت کے اعزاز و اکرام کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (عبد اللطیف سکرٹری)

دھنی دیو چک ۳۳۲ ع جماعت احمدیہ دھنی دیو چک ۳۳۲ ع کے سب خورد و کلاں اپنی جان و مال۔ عزت و آبرو خلافت کی خاطر ہر وقت نثار کرنے کو تیار ہیں۔ (چوہدری کوپ دین)

جہلم جماعت احمدیہ جہلم کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دامن سے اپنی وابستگی کا صدق دل سے اظہار کرتے اور بدباطن منافقین کے مکروہ اور کمینہ پراپیگنڈہ کے خلاف انتہائی نفرت اور غصہ کا اظہار کرتے ہیں۔

(چوہدری غلام حسین)

میانوالی جاناوالی جماعت ہذا کے جملہ افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر قربان ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے ہیں

یہ الفاظ وقتی جوش کے ماتحت نہیں ہیں بلکہ ہمیں دل سے گہری عقیدت ہے۔ اور ہم اس انتظار میں رہتے ہیں۔ کہ حضور کی طرف سے کوئی حکم ہو اور ہم تعمیل کریں (محمد شریف پریذیڈنٹ)

گھٹیالیاں (ضلع سیالکوٹ) جماعت احمدیہ گھٹیالیاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان نبوت کی محبت میں ہر ایک چیز قربان کرنے کو تیار ہے۔ (سکرٹری)

نابھہ سٹیٹ جماعت احمدیہ نابھہ سٹیٹ کے تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارات کا مصداق اور خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں۔ (شیخ قدرت اللہ سکرٹری)

سنور جماعت احمدیہ سنور منافقین کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ان سے کسی قسم کا واسطہ یا تعلق نہیں رکھتی۔ (مہدی حسین خان)

جالندھر چھاؤنی جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سچی خادم اور پورا فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتی ہے۔ (فقیر احمد خان پریذیڈنٹ)

دھرمکوٹ بگہ جماعت احمدیہ دھرمکوٹ بگہ کا ہر فرد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک سے دلی اطاعت و اخلاص کا اظہار کرتا اور خلافت کے وقار اور ناموس کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے۔ (عبد الغنی سکرٹری)

شملہ جماعت احمدیہ شملہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی عقیدت کا اظہار کرتی اور یقین دلاتی ہے۔ کہ وہ خلافت کے وقار کی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کو تیار ہے (حکیم کلیم اللہ)

قلعہ لال سنگھ تمام افراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ پر دل و جان سے قربان ہیں۔ (محمد بخش سکرٹری)

آئی ٹون

آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً سرخی آنکھ ناخونہ پھولا جالا۔ روہے۔ پانی بہنا۔ گکرے۔ پڑبال۔ پلکوں کا گرنا آنکھ کے پردوں کی سوزش۔ کمزوری نظر اور شب کوری (اندھراتا) وغیرہ کیلئے مجرب اور لاثانی دوا ہے۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے

دی آئی ٹون کمپنی ۳۰-A میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیموگہ جماعت احمدیہ شیموگہ اور ملحقہ مضافات کے جملہ افراد صدق دل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دامن سے وابستگی کا اظہار کرتے اور خلافت حقہ سے علیحدگی کو سخت روسیاہی اور بدبختی یقین کرتے ہیں اور اپنے آقا کے ہر اشارہ پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار رہیں۔ (سکرٹری)

دوسالی جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلیفہ برحق تسلیم کرتی اور حضور کی خاطر عزیز ترین چیزیں قربان کرنا سعادت سمجھتی ہے۔ (ڈاکٹر شیر محمد)

رشتہ کی ضرورت

ایک نوجوان تعلیم یافتہ۔ تندرست اور معزز و متمدن خاندان کی بیوہ خاتون کے لئے جو ذاتی جائداد بھی رکھتی ہے۔ موزون رشتہ کی ضرورت ہے۔ تفاصیل کے لئے ن معرفت مینجر الفضل کے پتہ پر خط وکتابت کریں۔

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ ولی محمد ولد کتھو ذات مگل سکنہ ۲۴۵ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے ۱۰/۲۶ بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم مورخہ ۲۶/۱۰/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۵/۶/۳۷

دستخط۔ چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات

منشی۔ منشی عالم منشی فاضل ادیب ادیب عالم ادیب فاضل ۱۹۳۸ء کے قواعد اور مکمل فہرست کتب نصاب مفت طلب کریں۔

سٹوڈنٹس اون بکڈپو موہن لال روڈ لاہور

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شادا ولد بھگو ذات کھوکھر بھیں سکنہ بھیں تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶/۱۰/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۱۴/۶/۳۷۔ دستخط۔ چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

×

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ

امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ امیر ولد اسمٰعیل ذات دھرایا سکنہ چک ۲۱۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور کو ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰/۳/۳۷ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔

مورخہ ۲۷ ماہ مئی ۱۹۳۷ء دستخط:۔ چیئرمین خان بہادر میاں غلام رسول صاحب مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

ضرورت رشتہ

ایک معزز خاندان کی تین نوجوان لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴، ۱۷، ۲۰ سال ہے۔ لڑکیاں پرائمری پاس اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہیں۔ ایسے کنوارے رشتوں کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ برسر روزگار مخلص اور معزز خاندان سے ہوں۔

م۔ح۔ معرفت مینجر الفضل قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال کرنے سے ۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی ہے اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ماء الذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں سے یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے سونا ایک خاص چیز ہے مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ فوراً ہی خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے اور اعضائے رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے۔ سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گذر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ ضعف باہ کے مریض اس کو ویدک یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح کے ساتھ استعمال کر کے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس کے دوران استعمال میں دودھ۔ مکھن وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں یہ ایک عجیب وغریب شے ہے۔ جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے

قیمت فی تولہ ۸ فی ماشہ ۱۲

المشتہر

منیجر ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شملہ ۱۳ جولائی۔ سرکاری بلوں میں سے اب پنجاب اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے صرف ممبروں کے الاؤنس کی تعیین کا مسئلہ باقی رہ گیا ہے۔ حکومت کا خیال ہے۔ کہ ممبروں کا روزانہ الاؤنس ساڑھے بائیس روپے مقرر کیا جائے۔ حزب مخالف کی طرف سے مختلف ترمیمیں پیش ہوں گی۔ جن میں کم از کم دس روپیہ الاؤنس کی تعیین کا مطالبہ کیا جائیگا۔ ۱۶ اور ۱۷ جولائی کے دن غیر سرکاری بلوں کیلئے وقف کئے جائیں گے۔ اور امید ہے کہ اجلاس ۲۰ جولائی کو ختم ہوجائے گا۔

جھانسی ۱۳ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو جھانسی ڈویژن کے ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں ایک جگہ ووٹروں کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے جا رہے تھے کہ ان کی موٹر پر پتھر برسائے گئے۔ جس کی وجہ سے موٹر کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دو پتھر شیشے کو توڑتے ہوئے پنڈت جی کے پاس گرے۔ لیکن وہ زخمی نہیں ہوئے۔ موٹر کو تیز کر دیا گیا۔ اس حادثہ کے پیش نظر مقامی حکام نے بعض نوجوانوں کے خلاف نوٹس جاری کئے ہیں۔ جن کے ذریعہ ان کی نقل و حرکت اور سرگرمیوں پر پابندیاں عاید کر دی گئی ہیں۔

شملہ ۱۳ جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے تین ارکان بیگم شاہنواز، نواب احمد یار خان دولتانہ اور میر مقبول محمود پارلیمنٹری سکرٹری منتخب کر لئے گئے ہیں۔

پونا ۱۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ گورنر بمبئی نے کانگرس پارٹی کے لیڈر مسٹر کھیر کو دعوت دی ہے کہ وہ نئی وزارت کی ترتیب میں ان کی امداد کریں۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ موجودہ وزیر اعظم مسٹر جی۔ بی۔ کوپر اور ان کے رفقاء کل صبح استعفے داخل کر دینگے۔

شملہ ۱۳ جولائی۔ آج یونینسٹ پارٹی کے مسلم ارکان کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ یونینسٹ پارٹی کے مسلم ارکان کا یہ اجلاس فلسطین کی مجوزہ ناپسندیدہ۔ غیر منصفانہ اور نامناسب تقسیم کے متعلق جو اکثریت کی خواہشات کے خلاف عمل میں آئی ہے۔ شدید احتجاج بلند کرتا ہے اور انصاف کے نام پر درخواست کرتا ہے۔ کہ امن عالم اور ہندوستان کے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کا خیال کرتے ہوئے برطانی اور دیگر متعلقہ مدبرین دوراندیشی سے کام لیں اور کمیشن کی سفارشات کو مسترد کر دیں۔

لاہور ۱۳ جولائی۔ نواب احمد یار خان دولتانہ نے اخبارات میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں فرقہ دار اتحاد کے استحکام کے لئے انہوں نے ایک تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے حکومت کو چاہیئے ایسے اشخاص کو انعام دے۔ جو اتحاد قائم کرنے کے لئے عمدہ مضامین لکھیں نیز امن عامہ۔ اتحاد اور باہم اعتماد کے دوسرے ذرائع کی بھی قدر کرنی چاہیئے۔ اور ایسے اشخاص کو انعامات اور خطابات دینے چاہئیں۔ وزیر اعظم کو چاہیئے۔ کہ بسنت کے دن شالامار باغ میں سرکاری دربار منعقد کیا کریں۔ اور جو اخبارات اتحاد کے خیال کی حمایت کریں ان کو خاص مراعات دی جائیں

لنڈن ۱۳ جولائی۔ دوستانہ تصفیہ کی دوبارہ کوششوں کے باوجود شمالی چین کی صورت حالات نہایت خطرناک ہو رہی ہے۔ چینی سفیر نے ایک بیان میں لکھا ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات نہایت تشویشناک ہے اور جاپان کا اقدام پہلے سے سوچی سمجھی ہوئی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ شمالی چین کو دوسرا منچوکو بنا دیا جائے۔ مزید لکھا ہے۔ کہ جہاں چین اس بات کا خواہاں ہے کہ موجودہ کشمکش کو دور کیا جائے وہاں وہ بوقت ضرورت اس بات پر بھی آمادہ ہے کہ اپنے علاقہ پر کسی غاصبانہ اقدام کا ہر ممکن طریق سے مقابلہ کرے۔ سفیر مزید لکھتا ہے۔ کہ پیپنگ کے باہر فنگ تائی میں ۲۰ ہزار جاپانی فوج جمع کر دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ٹوکیو سے پانچویں ڈویژن بھی بھیج دی گئی ہے۔ اور دسویں ڈویژن کو تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

انقرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ڈیوک اور ڈچس ونڈسر ترکی آ رہے ہیں۔ جہاں وہ تین ہفتہ تک قیام کریں گے۔ اور مصطفےٰ کمال پاشا کے مہمان ہونگے

شملہ ۱۳ جولائی۔ اسمبلی کے آج کے اجلاس میں بھی تحریکات تخفیف پر بحث ہوئی۔ مسٹر سنتوکھ رام ستر آنے ایک تحریک پیش کی کہ محکمہ زراعت سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوا کیونکہ حکومت ایسے کالجوں اور تجرباتی فارموں پر روپیہ صرف کر رہی ہے۔ جن سے صرف بڑے بڑے جاگیردار ہی استفادہ کر سکتے ہیں۔ جناب پیر اکبر علی صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں بیان کیا کہ سرکاری فارموں کو پودوں کی اراضی دریافت کرنے کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔ اور ان علاجوں پر وقت ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ جو عوام الناس کو معلوم ہیں۔ بعض اور ارکان نے بھی تقریریں کیں سردار سنپورن سنگھ مجیٹھیہ نے جوابی تقریر میں زمینداروں سے متعلق امور کی طرف توجہ کرنے کا اعلان کیا۔ چوہدری سر چھوٹو رام نے بھی بحث کا جواب دیتے ہوئے محکمہ زراعت کے اقدام کا ذکر کیا۔ اور ان الزامات کی تردید کی جو اس محکمہ پر لگائے گئے۔ آخر میں تحریک تخفیف مسترد ہو گئی۔ اور مطالبات زر منظور ہو گئے۔

ہونولولو ۱۳ جولائی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کا بحری بیڑہ مس ایئرہارٹ کی تلاش میں آخری کوشش کرنے کے لئے نکلا ہے۔ اس بیڑے کے ۶۲ طیارے ایک دن میں ۶۰ ہزار میل کے علاقہ کی دیکھ بھال کریں گے۔ جو لوگ پہلے مس ایئرہارٹ کی تلاش کر چکے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اس کی تلاش کی بہت کم امید پائی جاتی ہے

پشاور ۱۳ جولائی۔ کل پشاور کے ایک محلہ میں آگ لگ گئی جس سے پانچ مکانات جل کر راکھ ہو گئے۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ کے قریب لگایا جاتا ہے۔

شملہ ۱۳ جولائی۔ افواہ ہے کہ ہز ہائی نس سر آغا خان موسم سرما میں ہندوستان آکر مسلمانوں کی تنظیم کی ایک نئی تحریک شروع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مسٹر محمد علی جناح سے ان کی خط و کتابت بھی ہو رہی ہے۔ یہ تحریک تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی تحریک ہوگی۔

ویلنشیا ۱۳ جولائی۔ حکومت ہسپانیہ کا ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ میڈرڈ کے جنوب مغرب کی طرف باغیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے شاہی افواج پیش قدمی کر رہی ہیں۔ حکومت کی افواج نے دار السلطنت سے پندرہ میل کے فاصلہ پر دو اہم مقامات پر قبضہ کر لیا اور ۶۰۰ باغیوں کو قید کر لیا۔

امرتسر ۱۳ جولائی۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۷ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے چاندی دیسی ۵۲ روپے ۱۲ آنے ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۱۳ جولائی۔ فوجی حکام نے ایک لڑکے کو ایک سو روپیہ نقد اور پندرہ روپے ماہوار وظیفہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس لڑکے نے موضع گل امام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک ڈاکہ کے موقع پر ڈاکوؤں کا بہادری سے مقابلہ کیا تھا۔ اور گولیاں چلا کر چار ڈاکوؤں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا تھا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی